قابل قدر کام ہو رہا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اکابر احرار نے مرزائیوں کا محاسبہ و تعاقب اس شدت سے کیا کہ مرزا طاہر کو برطانیہ میں اپنے پشتینی آقاؤں کی گود میں پناہ لینی پڑی۔ لیکن قائد تحریک ختم نبوت مولانا سید عطاء المحسن بخاری نے برطانیہ میں ختم نبوت مشن قائم کرکے یہاں بھی ان کا محاسبہ تیز کردیا۔ الحمد للہ آج برطانیہ کے احرار کارکن ختم نبوت مشن کے نام سے مرزائیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہیں۔ انشاء اللہ ہم منکرین ختم نبوت کی اسلام کے خلاف سازشوں کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دیں گے ختم نبوت مشن نے یورپ میں مرزائیوں کے تمام راستے مسدود کردیئے ہیں۔ اب یہاں نہ توان کے لئے فضا سازگار ہے اور نہ ان کے پاس نئی نسل کے لئے کوئی مثبت پروگرام ہے۔ نوجوان ان سے سوال کرتے ہیں کہ تمہارے مرزا نے اسلام کی کونسی خدمت کی ہے؟ کیا مرزا سامراجی طاقتوں کا ایجنٹ نہیں تھا؟ ظاہر ہے ان سوالات کا جواب ان کے پاس نہیں ہے۔ اس لئے کہ مرزا قادیانی اپنی کتابوں میں خود لکھ گیا ہے کہ ''وہ اور اس کی جماعت حکومت انگلشیہ کا خود کاشتہ پودا ہے''

سید خالد مسعود گیلانی نے کہا کہ جن لوگوں کو ناواقفیت یا روپے کے لالچ کی بنیاد پر مرزائیوں نے اپنا ہمنوا بنایا تھا۔ وہ ان کی اندرونی غلاظت، بدکرداری اور فریب کاریوں سے متنفر ہو کر مسلمان ہو رہے ہیں۔ مرزائی تحریک اب سامراجی طاقتوں کی امداد کے ایجیکشنوں کے سہارے زیادہ دیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ موت اور ذلت اب اس کا مقدر ہے۔

انہوں نے کہا کہ آج لوگ مرزائیوں سے سوال کرتے ہیں کہ تمہارے مرزا نے تو انگریزوں کو نوے سال کے لئے اپنی وفاداری کا یقین دلایا تھا۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ مرزا غلام قادیانی انگریزی حکومت کا تنخواہ دار ملازم تھا؟

انہوں نے کہا کہ مرزا کے تمام لٹریچر میں کوئی بات بھی ایسی نہیں جو قوموں کے لئے اصلاح کا پیغام ہو۔ وہ ایک چاپلوس قسم کا آدمی تھی۔ اور انڈیا آفس لائبریری کے ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک مخبوط الحواس اور دماغی امراض کی مجموعہ شخصیت کا مالک تھا

آخر میں گلاسگو کے ختم نبوت مشن کے صدر ماسٹر محمد ناصر اعوان کی خدمات کو سراہا گیا جو برطانیہ میں مرزائیوں کی سرکوبی کے لئے ہمہ وقت سرگرم عمل ہیں۔

دعاء صحت

مجلس احرار اسلام کے مرکزی رہنما اور ادارہ نقیب ختم نبوت کے سرپرست حضرت مولانا محمد عبدالحق چوہان اور ان کی اہلیہ محترمہ گذشتہ کئی ماہ سے علیل ہیں۔ جملہ احرار کارکنوں اور قارئین سے درخواست ہے کہ مولانا اور ان کی اہلیہ محترمہ کیلئے خصوصاً اور دیگر تمام مریضوں کیلئے دعاء صحت کا اہتمام فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ سب مریضوں کو شفاء عطا فرمائے۔ آمین (ادارہ)

ربوہ :

حبیب اللہ رشیدی

مبلّغ احرار مولانا اللہ یار ارشد کی کوشش سے

انتظامیہ نے مرزائیوں کے سالانہ اجتماعات پر پابندی عائد کردی

شہید صدر ضیاء الحق کے جاری کردہ امتناعِ قادیانیت آرڈیننس (۱۹۸۴ء) کے نفاذ کے بعد مرزائیوں کو ارتداد کی تبلیغ کے محاذ پر جس بُری طرح پسپائی ہوئی وہ اپنی مثال آپ ہے۔

ان کے تمام سالانہ و دیگر اجتماعات پر قانوناً پابندی عائد کر دی گئی، جس سے وہ سمٹتے چلے گئے اور انتہا یہ ہوئی کہ مرزائیوں کے گرو گھنٹال مرزا طاہر کو پاکستان سے فرار ہو کر اپنی جدی پشتی مُربیہ و مُحسنہ حکومتِ برطانیہ کے سایہ میں پناہ لینی پڑی۔ مرزا طاہر کے فرار سے مرزائیوں میں خاصی ٹوٹ پھوٹ ہوئی اور پارٹی پر مایوسی کے منحوس سائے چھا گئے۔

مرزائیوں نے اپنی سسکتی زندگی کو بچانے کے لئے ہاتھ پاؤں مارے —— اور ارتداد کی تبلیغ کے لئے مختلف منصوبے تراشنے شروع کر دیئے۔ جس میں کھیلوں اور صنعتی نمائش کی آڑ میں اجتماعات منعقد کرنے کی سازش شامل تھی۔

گزشتہ برس نومبر میں کھیلوں اور نمائش کے پروگرام کے نام پر انتظامیہ سے اجازت حاصل کی گئی اور اس کے پس پردہ اپنی تنظیموں "خدام الاحمدیہ"، مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماعات کے پروگرام کو آخری شکل دی گئی۔ مگر احرار سے پیچھا چھڑانا اب ان کے بس کی بات نہیں۔ مسجد احرار ربوہ کے خطیب مولانا اللہ یار ارشد مستقل ان کے تعاقب میں رہتے ہیں انہوں نے دفترِ احرار ربوہ سے ضلعی و اعلیٰ حکام کو فوراً مطلع کیا کہ مرزائیوں نے اپنے گرو مرزا غلام قادیانی کی پیروی میں جھوٹ بول کر اجازت نامہ حاصل کیا ہے۔ اور احکام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ جبکہ کھیلوں کی آڑ میں کفر وارتداد کی تبلیغ کا پروگرام ہے۔ اس لئے اجازت نامہ منسوخ کر کے مرزائیوں کے خلاف جعلسازی کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے۔ انتظامیہ نے توجہ نہ دی، مگر بار بار مطلع کرنے پر جب اعلیٰ حکام نے اچانک مُعائنہ کیا تو ایک طرف کھیل تماشہ اور نمائش ہو رہی تھی جبکہ دوسری طرف مرزائیوں کے اجتماعات جاری تھے۔ تحریک تحفظِ ختمِ نبوّت کے مُطالبہ پر انتظامیہ نے فوراً اجازت نامہ منسوخ کر کے تمام اجتماعات پر پابندی لگا دی۔